WINNING SOULS SCHOOL OF THEOLOGY
AΩ
2-Tim 2:2
COME, GROW AND GO
2009
ونگ سولز سکول آف تھیالوجی
مخلصی اور نجات
Redemption and Salvation
(کورس برائے ببلیکل سرٹیفکیٹ)
مترجم
پادری ڈاکٹر فیاض انور
ایم۔اے (اردو، تاریخ) ایم ایڈ، ڈی۔ڈی، ڈاکٹر آف منسٹری

مخلصی اور نجات

(Redemption and Salvation)

(کورس برائے ببلیکل سرٹیفکیٹ)

ترتیب وتدوین

انٹرنیشنل سکول آف کلائمب مشن، یو۔ایس۔اے

(International School of Climb Mission, USA)

مترجم

پادری ڈاکٹر فیاض انور

ایم۔اے(اُردُو۔تاریخ)ایم۔ایڈ،ڈی۔ڈی، ڈاکٹر آف منسٹری

ناشرین وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

ناشرین------------------- ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

ترتیب وتدوین --------- انٹرنیشنل سکول آف کلائمب مشن، یو۔ایس۔اے

مترجم-------------------- پادری ڈاکٹر فیاض انور

پروف ریڈنگ--------------- پادری محبوب ناز، پادری مالک الماس

معاونین------------------- پروفیسر سہیل بشیر، پادری نیامت ہنجرا، روبن جان

نظر ثانی------------------- پروفیسر شاہد صدیق گل، ڈاکٹر زینت ناز

کمپوزنگ------------------- پادری ڈاکٹر فیاض انور

بار----------------------- اوّل

تعداد---------------------- 1000

اگست2020

پتہ: مریم صدیقہ ٹاؤن چندا قلعہ، گوجرانوالہ

Contact:03007499529, 03462448983

مخلصی اور نجات
(Redemption and Salvation)

نصاب برائے مخلصی اور نجات کی بنیاد

کلاس	عنوانات	صفحہ نمبر
1	I۔ کورس کا تعارف II۔ نجات A. سات بڑے اِلہیاتی تصورات B. نجات کی پیشکش کے لیے انسان کا ردِعمل	
2	II۔ نجات C. نجات کی بنیادیں III۔ مخلصی A. مخلصی کا تعارف B. آدم: ایک حقیقی تاریخی شخصیت	
3	III۔ مخلصی C. پہلے اور پچھلے آدم کی ہمہ گیریت D. مسیح بطور اصلی انسان III۔ رسالت کی تاریخی بنیاد A. خُدا نے اسرائیل کو کیوں چنا؟	
4	III۔ مخلصی E. مسیح گناہ آلودہ فطرت سے مبرا مگر اُس کی آزمائش حقیقی F. مخلصی کا طریقہ: جی اُٹھے مسیح کا گرے ہوئے آدم کے ساتھ موازنہ G. مخلصی کے نتائج: نئی پیدائش، دوبارہ حاصل کرنا، غالب آنا، بڑھنا	
5	III۔ مخلصی H. مسیح کی آدم پر فوقیت I. مسیح: نجات پانے والوں کا سر J. کورس کا ماحصل امتحان	

امتحان برائے مخلصی اور نجات

بیس نکاتی ممکنہ سوالات

1۔ نجات کے سات بڑے اِلٰہیاتی تصورات کو لکھیں اور اُن کی وضاحت کریں۔

2۔ سرنامہ ''AKT'' کو استعمال کرتے ہوئے واضح کریں کہ ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے؟

3۔ مخلصی کے طریقہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتائیں کہ مسیح کیسے آدم سے مماثل ہو سکتا ہے۔

دس نکاتی ممکنہ سوالات

1۔ نجات کے دو بڑے اِلٰہیاتی تصورات کا انتخاب کریں اور واضح کریں کہ یہ کیسے نجات سے تعلق رکھتے ہیں۔

2۔ دو یا تین فقروں میں واضح کریں کہ تاریخی آدم پر نظر ڈالنا کیوں اہم ہے؟

3۔ دو حوالہ جات کو استعمال کرتے ہوئے حقیقی گناہ کے عقیدہ کا دفاع کریں۔

4۔ یسوع نے کیسے فرمانبرداری سیکھی؟ اپنے جواب میں ایک حوالہ کا ذکر کریں۔

5۔ تین مختلف طریقوں کو بیان کریں جن میں پچھلا آدم انسان کے لیے خُدا کے منصوبہ کو پورا کرنے کی وجہ سے پہلے آدم سے مُقدّم ہے۔

6۔ ایک ایسے طریقہ کو لکھیں جس سے ظاہر ہو کہ ہم پہلے آدم کی بجائے پچھلے آدم سے تعلق رکھتے ہیں۔

حرفِ آغاز

وننگ سولز سکول آف تھیالوجی ایک بین الکلیسیائی ادارہ ہے۔ جو 2009 سے کلیسیا پاکستان کو کلام مقدس کے ٹھوس اور مستند علم سے مستفید کر رہا ہے۔ اِس سکول کا رویا خُدا نے اپنے بندہ پادری ڈاکٹر فیاض انور کو اُس وقت دیا جب وہ پاکستان آرمی میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

2009 میں آپ نے کورڈیئل (Cordial) بائبل سکول کے نام سے اِس ادارہ کا آغاز ایک چھوٹے سے کمرہ سے کیا۔ ابتدا میں آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول فیصل آباد سنٹر کے اُردُو اور انگریزی کورسز کو بطور نصاب استعمال کیا۔ گوجرانوالہ کے بہت سے علاقوں سے طالب علم اِس کورسز سے مستفید ہوئے۔

جولائی 2015 میں آپ نے پاکستان آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خُدمت کا آغاز کیا اور دی گڈ شیپرڈ سکول کی عمارت میں باقاعدہ طور پر بائبل کلاسز کا آغاز کیا۔ 2017 میں سکول کے ساتھ کرائسٹ ہال کی تعمیر عمل میں آئی اور وہاں پر بھی بائبل کلاسز کا آغاز کر دیا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بہت سے شہروں سے طالب علم آپ سے درخواست کرنے لگے کہ خط و کتاب کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے۔ آپ نے اِسے خُدا کی مرضی جانتے ہوئے 2020 سے باقاعدہ کلاسز کے ساتھ ساتھ خط و کتابت کے سلسلہ کا بھی آغاز کیا۔ اِسی سال اِس سکول کا نام ''کورڈیئل بائبل سکول'' سے تبدیل کر کے ''وننگ سولز سکول آف تھیالوجی'' رکھا گیا۔

خط و کتابت کے سلسلہ کے آغاز کے ساتھ ہی پورے پاکستان سے طالب علموں نے اِس سکول میں داخلہ لینا شروع کر دیا۔ اب پورے پاکستان سے بہت سے طالب علم خط و کتاب کے ذریعے کلام مقدس کی تعلیمات کو سیکھ رہے ہیں۔ اور پاکستان کے بہت سے شہروں میں ''وننگ سولز سکول آف تھیالوجی'' کے ایکسٹینشن سنٹرز بھی کام کر رہے ہیں۔

''وننگ سولز سکول آف تھیالوجی'' کا نصاب امریکہ کے ایک معروف بائبل سکول کا ہے جسے پادری ڈاکٹر فیاض انور نے اُردُو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

اِس سکول میں تیس کورسز پر مشتمل تین پروگرامز پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

	ببلیکل سرٹیفیکیٹ (Biblical Certificate)	کریڈٹ آرز		سرٹیفائیڈ ببلیکل ڈپلومہ (Certified Biblical Diploma)	کریڈٹ آرز		بیچلر اِن آرٹس فار ببلیکل سٹڈیز (Bachelor in Arts for Biblical Studies)	کریڈٹ آرز
1	مخلصی اور نجات	(10)	1	ایمان	(10)	1	فرشتے اور بدرُوحیں	(10)
2	بادشاہت اور خوشخبری	(20)	2	خُدا کو جاننا (II)	(20)	2	کلیسیائی رفاقت	(20)
3	تعارفِ مطالعہ بائبل	(20)	3	اختیار، فرمانبرداری اور کلام مقدس	(20)	3	شادی	(20)
4	روزہ اور دُعا	(10)	4	حمد و ثنا اور پرستش	(10)	4	مطالعہ بائبل (III)	(10)
5	خُدا کو جاننا (I)	(20)	5	رُوح القدس	(20)	5	مطالعہ بائبل (IV)	(20)
6	مسیحی کردار	(20)	6	مشن تھیالوجی	(20)	6	عملی شاگردیت	(20)
7	مسیحی قیادت	(20)	7	تعلیم اور منادی	(20)	7	پاسبانی مشاورت	(20)
8	رُوحانی جنگ	(10)	8	رُوح کی نعمتیں	(10)	8	رسالت	(10)
9	منادی	(10)	9	چرچ کی تنظیم	(10)	9	امثال	(10)
10	ارشادِ اعظم	(10)	10	چرچ پلانٹنگ	(10)	10	بائبل اور پیسہ	(10)

کلاس:1

ا۔کورس کا تعارف

اُردُو اور انگریزی لغوی معنی

مخلصی (مُخ۔لِ۔صی فارسی اسم مونث واسم کیفیت) نجات۔چھٹکارا۔رہائی۔آزادی۔خلاصی۔اِس کے حروف اَصلیہ ہیں(خ ل ص) مصدر خِلاصًا (خِ۔لاَ۔صَن) خالص ہونا۔نجات پانا۔چھٹکارا پانا۔آزاد ہونا۔رہائی پانا سے مشتق ہے۔

اور (بفتحہ اول۔واؤلین ہندی حرفِ عطف۔بروَزن غور) دولفظوں یا جملوں کو آپس میں زنجیر کی طرح ملا دینے والا حرف۔ایک حکم میں دو اشخاص (وغیرہ) کو شامل کرنے کی غرض سے مستعمل۔مترادف: و، نیز، بھی وغیرہ (فعل سابق ختم ہوتے ہی) معًا۔فورًا۔ایسا ہوتے ہی۔اِس کے ساتھ ہی (فعل سابق کا لازِمی نتیجہ ظاہر کرنے کے لیے) مترادف۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ۔اِس کا انجام یہ کہ۔علاوہ ازیں۔بعدازیں۔اظہار حسرت کے لیے، مترادف: لیکن۔مگر۔بلکہ۔پر۔صرف۔فقط۔علاوہ۔ماسوا۔پھر۔غیر۔خلاف۔برعکس۔اجنبی۔بیگانہ۔دیگر۔دُوسرا (شخص یا امر) دُوسرے۔ساتھ ہی۔اس کے بعد۔نیا۔جدید۔مزید۔زیادہ۔فارسی اور عربی میں" و " جیسے شام وسحر (شام اور سحر)

نجات (نَ۔جات/نِ۔جات عربی اسم مونث) النَّجَاۃُ : لغوی معنی چھٹکارا۔گناہ کی معافی۔گناہ معاف ہونا۔رہائی۔مخلصی۔آزادی۔اِس کے حروف اَصلِیَّہ ہیں(ن ج و) مصدر نَجوًا و نَجاۃً و نَجَاۃً (نَجْ۔وَن وَنَ۔جا۔اَن و نَ۔جا۔تَن) بمعنی کسی اذیت سے چھٹکارا پانا۔کسی کو لاحق تکلیف وغیرہ سے چھٹکارا دلانا۔جان بچنا۔نجات پانا۔خلاصی پانا۔نجات دلانا۔جان بچانا سے مشتق ہے۔

Redemption /rɪˈdempʃ(ə)n/ n.**1** the act or an instance of redeeming; the process of being redeemed. **2** Theol. mankind's deliverance from sin and damnation. **3** a thing that redeems . redemptive adj. [ORIGIN: Middle English via Old French from Latin redemptio (as REDEEM).]

And /ænd/ conj. **1** a connecting words, clauses, or sentences, that are to be taken jointly (cakes and buns; white and brown bread; buy and sell; two hundred and forty).
[ORIGIN: Old English.]

Salvation /sælˈveɪʃ(ə)n/ n.**1** the act of saving or being saved; preservation from loss, calamity, etc.**2** Theol. Deliverance from sin and its consequences and admission to heaven, brougth about by Christ.**3** a religious conversion. **4** a person or thing that saves (was the salvation of). **Salvationism** n. **Salvationist** n.(both nouns esp. with reference to the Salvation Army) [ORIGIN: Middle English via Old French sauvacion, salvacion from ecclesiastical Latin Salvatio -onis, from salvare SAVE, translation of Greek soteria.]

منصف کی توضیح

ایک نوجوان سمندر کے پاس رہتا تھا۔ وہ کشتیوں سے بہت پیار کرتا تھا۔ وہ ہر روز کشتیوں کو سمندر سے آتے دیکھتا۔ ایک دن اُس نے اپنی چھوٹی کشتی بنانے کا آغاز کیا۔ اُس نے کشتی بنانے کے لیے چھ دن کام کیا۔ آخر کار یہ مکمل ہوگئی۔ وہ اِسے پانی میں رکھنے کا انتظار نہیں کرسکتا تھا۔ جیسے ہی اُس نے کشتی کو پانی میں رکھا ہوا نے اپنا رُخ تبدیل کرلیا۔ یہ ہوا کشتی کو پانی کے اندر بہت دُور تک لے گئی یہاں تک کہ وہ نظروں سے بھی اوجھل ہوگئی۔ لڑکے نے چلانا شروع کر دیا۔ وہ ہر روز اُسی جگہ پر آتا اور اپنی کشتی کی تلاش کرتا۔ مگر وہ کشتی اُسے نہ ملی۔ ایک دن وہ شہر میں گیا اور اُس نے وہی کشتی ایک اسٹور کی الماری میں دیکھی۔ یہ اُسی کی کھوئی ہوئی کشتی تھی۔ وہ بھاگتا ہوا اسٹور میں گیا اور اُس کے مالک سے کہا کہ یہ اُس کی کشتی ہے۔ اُس آدمی نے اُسے کہا کہ وہ تب تک یہ کشتی حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ اُس کو دس ڈالرز ادا نہیں کرتا۔ لڑکے نے اُس کے ساتھ بحث شروع کر دی۔ لیکن آخر کار اُس کو رقم ادا کرنی پڑی۔ اُس کے پاس صرف دس ڈالرز ہی تھے جو اُس نے ادا کر دیئے۔

جب وہ لڑکا اپنی کشتی کو لے اسٹور سے باہر آیا۔ اُس نے کہا، پیاری کشتی، تم دوطرح سے میری ہو، تم میری ہو کیونکہ میں نے تمہیں بنایا ہے۔ اور اب تم اِس لیے بھی میری ہو کیونکہ میں نے تمہیں خریدا ہے۔

خُدا نے ہمیں بنایا ہے۔ پھر اُس نے ہمیں حاصل کرنے کے لیے بہت بڑی قیمت ادا کی ہے کیونکہ یہ مخلصی اور نجات کی کہانی ہے۔

اپنی توضیح یہاں لکھیں۔

____

____

____

____

____

A. مسیحیت کا دل

1۔ باغِ عدن میں جس لمحے آدم گناہ میں گرا، خُدا نسل انسانی کے لیے پہلے سے ہی ایک منصوبہ رکھتا تھا۔ اِسے مخلصی اور نجات کا منصوبہ کہتے ہیں۔

a. اِس منصوبہ کا افشا ہونا بائبل مقدس میں پیدائش 15:3 سے مکاشفہ 14:22 تک دیکھا جاسکتا ہے۔

b ۔ یہ بائبل مقدس کو اکٹھا جوڑتا ہے اور اِسی ڈھانچہ پر تمام علم اِلٰہیات کی بنیاد ہے۔

c ۔ مخلصی اور نجات بائبل مقدس کے بنیادی موضوعات ہیں۔

2۔ نجات خُدا اور انسان کا حتمی مقصد ہے۔ کیونکہ سب لوگوں کو نجات کی ضرورت ہے۔ اور خُدا بھی چاہتا ہے کہ سب لوگ نجات پائیں (1- تیمتھیس 2:4؛ 2- پطرس 9:3) اِس کی گراں بہائی کی وجہ سے یہ علم اِلٰہیات کے تمام دُوسرے پہلوؤں کی بنیاد ہے۔ نجات کے عقائد کو بہت سے لوگ علم اِلٰہیات کا ''جدامجد'' کہتے ہیں۔

3۔ مخلصی نجات کا منصوبہ ہے۔ یہ نجات کے لیے خُدا کی حکمت عملی ہے۔

B. اِس کورس کے مشمولات

1۔ اِس کورس میں ہم نجات کا عمومی مطالعہ پیش کریں گے۔ یہ بہت جامع ہوگا اور یہ ہمیں تیار کرے گا کہ ہم مخلصی کے تناظر کا مخصوص مطالعہ کرسکیں۔

2۔ ہم مخلصی کا مطالعہ یسوع کے بطور پچھلا آدم کریں گے۔ اِس مطالعہ کے ذریعے ہم مخلصی کے بارے میں مکمل ادراک حاصل کریں گے، کہ یہ کیوں ضروری تھا، اور یہ کیسے مکمل ہوا۔

II۔ نجات

A. نجات کے سات بڑے اِلٰہیاتی تصورات

مصنف کی رائے

سب سے پہلے ہم اِس عقیدہ میں شامل سات بڑے اِلٰہیاتی تصورات کی فہرست بنا کر نجات کے تصور کی وسعت پر غور کریں گے۔

1۔ مخلصی: نجات کا منصوبہ یا حکمت عملی
2۔ تخلیق نو: نجات کی قوت اور حقیقت
3۔ میل ملاپ: نجات کے نسبتی پہلو
4۔ کفارہ: نجات کی قیمت یا عمل
5۔ تصدیق: نجات کا قانونی نتیجہ
6۔ راستبازی: نجات سے حاصل ہونے والا درجہ
7۔ تقدیس: نجات کا عمل

بحث کا نکتہ

مندرجہ ذیل خاکہ کو استعمال کرتے ہوئے نجات کے اِن سات تصورات کی مزید سمجھ حاصل کرنے کے لیے بحث کریں۔

نجات کے تصورات	وضاحت	حوالہ جات	یہ کیسے مکمل ہوا	انسانوں کا ردِعمل	نتیجہ
مخلصی	اُسے واپس لانا جو کھو گیا تھا	ططس2:14 زبور103:4 1-پطرس1:18 گلتیوں3:13	مسیح بطور بہادر اور فاتح (1- کرنتھیوں15:57)	ایمان: فتح مند خُدا پر یقین جو حکومت کرتا ہے۔	اقبال مندی؛ فرماں روائی؛ کامیابی
تخلیق نو	دوبارہ زندگی میں آنا، نئی زندگی دینا، دوبارہ نئی پیدائش دینا	یوحنا3:3-6 افسیوں2:1 2- کرنتھیوں5:17 1-یوحنا5:1 رومیوں6:4-11	مسیح بطور زندگی دینے والا (یوحنا 10: 28; 1-کرنتھیوں 15: 45)	ایمان: یقین کرنا کہ خُدا نئی زندگی دے سکتا ہے۔	تازگی؛ تبدیلی؛ نیا آغاز
میل ملاپ	دشمنوں کے درمیان صلح قائم کرنا	2- کرنتھیوں 5:19 رومیوں 5:6-11 1-یوحنا1:3	مسیح بطور شفاعت کنندہ (عبرانیوں 12: 24)	ایمان: یقین کرنا کہ خُدا ہمیں ویسے ہی قبول کرتا ہے جیسے ہم ہیں۔	شراکت؛ رفاقت؛ خُدا کے ساتھ تعلق

کفارہ	الٰہی قربانی کے ذریعے مجرم کے ساتھ میل ملاپ	رومیوں 4:6-9 1-پطرس 1:19 عبرانیوں 9:13-22 2- کرنتھیوں 5:21 رومیوں 4:7	مسیح بطور ہمارا عوضی اور قربانی (1-پطرس 3:18)	ایمان: یقین کرنا کہ ہمارے گناہ ڈھانپے گئے توبہ، تشکر اور شکریہ	جرم کی موقوفی؛ معافی
تصدیق	خُدا کے سامنے غلطی کا حساب	رومیوں 5:1،9 عبرانیوں 5:9	مسیح بطور بے عیب (1-پطرس 3:18)	توبہ: ہمارے گناہ عیاں ہوتے ہیں	تسلی؛ غضب کی موقوفی
راستبازی	صادق خُدا کے سامنے	فلپیوں 3:9 رومیوں 10:1-10 افسیوں 2:10	مسیح بطور ہمارا قائم مقام (1-یوحنا 2:1)	توبہ: جب ہم اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ ہم اِسے حاصل نہیں کر سکتے	دلیری؛ تعلق؛ پاکیزگی
تقدیس	پاک اور الگ ہونا	1- تھسلنیکیوں 5:23 فلپیوں 2:12،13 رومیوں 8:29 عبرانیوں 2:11	مسیح بطور ہماری مثال اور کامل کرنے والا (یوحنا 13:15 عبرانیوں 2:11)	توبہ: گناہ سے دور رہنے کا مسلسل جاری رہنے والا عمل	مسیح کی شبیہ پر ڈھلنے؛ اچھے کام

مصنف کی رائے

نجات کے ہر ایک پہلو کو سمجھنے کی بنیاد اِس بات پر ہے کہ یسوع اپنی رُوح کے وسیلہ سے راستبازوں میں سکونت کرتا ہے۔ (گلتیوں 2:20)

نجات کے لیے انسان کے ردِعمل کے دو درجات ہیں۔

1) توبہ یا ندامت

2) ایمان (مرقس 1:15)

اُوپر بیان کئے گئے خاکہ میں ہم نے نجات کے سات ''تصورات'' کے بارے میں بیان کیا۔ تاہم ہر تصور میں ردِعمل کے دونوں درجات شامل ہیں۔

B. نجات کی پیشکش کے لیے انسان کا ردِعمل

1۔ توبہ

a۔ تعریف: پرانے سے نئے کی طرف مڑنا یا بُرائی سے اچھائی کی طرف آنا۔ (اعمال 3:19)

1) یہ محض افسردہ محسوس کرنا نہیں ہے۔ (تاسف، افسوس)

2) یہ محض بُرا محسوس کرنا نہیں ہے۔ (ملامت، ندامت نفسی)

b۔ تحریک: مجھے کیوں توبہ کرنی چاہیے؟

1) خُدا کی حضوری اور قربت کے لیے (متی 3:2)

2) خوشخبری کے پیغام کی وجہ سے (یسوع کی زندگی موت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا)

a) میں کس قابل ہوں اور خُدا میرے لیے کیا کرتا ہے۔ (رومیوں 4:2)

b) خُدا کس قابل ہے اور مجھے اُس کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ (رومیوں 4:2)

3) مجھے ضرورت ہے کہ میرے گناہ معاف کئے جائیں۔ (اعمال 19:3;38:2

2۔ ایمان (یقین)

a۔ علم

1) یہ بہت ضروری ہے۔(رومیوں 17:10)

2) تاہم یہ نجات حاصل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ (یعقوب 19:2)

b۔ قبولیت

1) خوشخبری کی سچائی کو جاننا اور اُسے قبول کرنا۔ یہ فرمانبرداری کو ظاہر کرے گا۔

2) مسیح کے نجات بخش کام کی ضرورت کو سمجھنا اور اُسے قبول کرنا یہ بھروسا کو ظاہر کرے گا۔

c۔ اعتماد

1) اپنی ذات سے ہٹ کر خُدا کی طرف دیکھنا۔ (امثال 6,5:3)

2) مسیح کی طرف دیکھنا۔ (عبرانیوں 2:12)

3) یہ دونوں نکات شخصی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔

مصنف کی رائے

ایمان کے اِن تینوں پہلوؤں کو یاد رکھیں۔ آپ اِن کو انگریزی کے تین حروف سے ظاہر کر سکتے ہیں۔

"AKT" (''اعتماد، بھروسا'' Trust) (''علم'' Knowledge) (''قبولیت'' Assent)

یاد رکھیں: ایمان کے لیے آپ کو ضرور (AKT) کو اپنانا ہوگا کیونکہ سچا ایمان فرمانبرداری کو ظاہر کرتا ہے۔(یعقوب 17:2)

3۔ مطیع ہونا

a۔ نجات کے عمل میں انسان کا حصہ اُسے قبول کرنا ہے۔(یوحنا 12:1) قبول کرنے کے عمل میں انسان کو ضرور توبہ کرنی اور ایمان لانا ہے۔ توبہ کرنے اور ایمان لانے کے عمل میں اُسے ضرور مطیع ہونا چاہیے۔

b۔ اُسے ضرور خُدا کے خلاف لڑنے سے باز آنا چاہیے۔ مطیع ہونا یا اپنی خودی کا انکار کرنا توبہ کی ماہیت اور ایمان کا عمل ہے۔(متی 25,24:16)

کلاس:2

C. نجات کی بنیادیں

1۔ چار چیزیں ہیں جن کو خُدا نجات کے عمل میں ضرور کرتا ہے۔

a۔ انسان کا اُس کی طرف کھینچا چلا آنا۔ (یوحنا 44:6)

b۔ انسان کا نئے سرے سے پیدا ہونا۔ (یوحنا 1:3-5)

1) اِس کا مطلب ہے کہ انسان کو ضرور آسمان سے نئی پیدایش کا تجربہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

2) دیکھیں کیسے یسوع اُوپر آسمان سے پیدا ہوا۔ (لوقا 35:1)

c۔ انسان کے گناہوں کو دھونا (یوحنا 5:13-10؛ اعمال 16:22)

1) یہ پانی کے بپتسمہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

2) غور کریں کیسے یسوع نے بپتسمہ لیا۔ (مرقس 9:1)

d۔ انسان کو مسیحی زندگی گزارنے کے لیے قوت دینا۔ (اعمال 8:1؛ 38:2)

1) وہ یہ راستباز کو رُوح القدس کا بپتسمہ دینے سے کرتا ہے۔

2) دیکھیں کیسے یسوع نے رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کیا۔ (مرقس 10:1)

2۔ صلیب کا کام اور صلیب کا راستہ

بحث کا نکتہ

مندرجہ ذیل خاکہ کا مطالعہ کریں اور بحث کریں۔
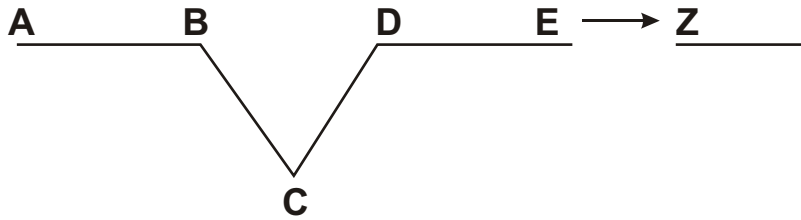
A= انسان کی تخلیق

B= انسان کی آزمائش

C= انسان کی گراوٹ

D= انسان کی نجات

E-Z= انسان کی تقدیس

A　B　D　E → Z

C

a۔ صلیب کا کام (A سے D تک)

1) اِس میں وہ کام شامل ہے جو یسوع نے میرے لیے کیا۔ اِس میں میرے اپنے اعمال شامل نہیں ہیں۔

2) مقام ارتکاز یسوع پر ایمان لانا ہے۔

3) غور کریں کیسے ''نجات بذریعہ کام'' (مسیح کے صلیب پر جان دینے) ہے۔ علم الٰہیات اِس بات کی تصدیق کرسکتا ہے کہ ایک انسان کی موت ہی دو راستوں، انسان کی گراوٹ اور انسان کی نجات کو عبور کرسکتی تھی۔

b۔ صلیب کا راستہ (E سے Z تک)

1) اِسے وقت اور پختگی کے ذریعے سیکھا جاتا ہے۔

2) اِس میں بلخصوص یسوع مسیح کے جوئے اور اُسے اپنی زندگی میں لینے کے بارے میں سیکھنا ہے۔ (متی 29:11؛ گلتیوں 20:2)

بحث کا نکتہ

صلیب کے راستے اور صلیب کے کام میں سب سے بڑا فرق کیا ہے؟ کیسے یہ فرق مسیحیت کو تمام دُوسرے مذاہب اور فلسفوں سے الگ کرتا ہے۔

III۔ مخلصی

A. مخلصی کا تعارف

1۔تعریف

a۔ جیسا ہم نے پیچھے بیان کیا،مخلصی نجات کا منصوبہ یا حکمت عملی ہے۔

b ۔ یہ کسی چیز کو واپس لانے کا عمل ہے جو کھو چکی ہے۔

1) مخلصی دوبارہ حاصل کرنا ہے۔

2) یہ اُس چیز کو واپس لینا ہے جو اصل میں آپ کی تھی۔

2۔پہلے آدم سے لے کر پچھلے آدم تک (موت سے زندگی تک)

a۔ جو کچھ خُدا نے آدم کو دیا وہ باغ عدن میں اُس کی گراوٹ کی وجہ سے اُس سے چھن گیا۔ضرورت تھی کہ اُس کی کھوئی ہوئی چیزیں اُسے واپس دی جائیں۔یسوع مسیح جو پچھلا آدم ہے،(1- کرنتھیوں45:15)وہ آیا اور آدم کی کھوئی ہوئی چیزیں اُسے واپس دلائیں۔

1) بائبل مقدس مخلصی کی کہانی کو پہلے آدم کی زندگی کے آغاز سے بیان کرتی ہوئی پچھلے آدم تک لے کر جاتی ہے۔

2) مخلصی کی کہانی موت سے زندگی کی طرف آتی ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو کھو گیا تھا اُسے واپس حاصل کرنے کی طرف۔

b۔ پولس (1- کرنتھیوں20:15-26اور رومیوں12:5-21)میں مخلصی کے اِسی تناظر کو بیان کرتا ہے۔اور وہ اِس خیال کو پروان چڑھاتا ہے جسے ہم آدم و مسیح کے بارے میں علم الٰہی کہہ سکتے ہیں۔

1) جیسے ہی ہم مخلصی کے تصور کا مطالعہ کریں گے تو ہم غور کریں گے کہ اِس کورس کا مرکز نگاہ یہی علم الٰہی ہوگا۔

2) ہمارا مطالعہ مندرجہ ذیل پیش قیاسی کو اخذ کرے گا۔

a) یسوع جو مسیح ہونے کی تمام استعدادوں پر پورا اترا وہ نسل انسانی میں بطور چھڑانے والا آ سکتا تھا تاکہ آدم کو وہ چیزیں واپس دلائے جو اُس نے خُدا کے خلاف بغاوت کرنے کی وجہ سے کھو دی تھیں۔

b) یسوع نے اُس مقصد کو پورا کیا جو اصل میں خُدا نے انسان کے لیے بنایا تھا۔پہلے آدم اور پچھلے آدم کے درمیان تعلق میں مماثلت ہے،جیسے گرے ہوئے انسان اور بچائے گئے انسان کے درمیان ہے۔

بحث کا نکتہ

روت کی کتاب(2:20; 2:3; 3:9-13; 4:1-22)میں ''چھڑانے والے قرابتی'' کی کہانی پر غور کریں۔

غور کریں کیسے یہ کہانی ایک مثال کے طور پر مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے،جو بعد میں اِس دُنیا میں بطور ''چھڑانے والے قرابتی'' کے طور پر آئے گا۔پرانے عہد نامہ میں مسیح کی طرف اشارہ کرنے والی اِن متحرک مثالوں پر غور کریں جو اُس کے اِس پہلو کے بارے میں واضح کرتی ہیں۔پرانے عہد نامہ کی اِن مثالوں کا مستقبل میں ظاہر ہونے والے یسوع سے کیا تعلق ہے؟

B. آدم: ایک حقیقی تاریخی شخصیت

1۔ زیادہ تر بشارتی گروہوں میں یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ آدم کے تاریخی ہونے کا دفاع کیا جائے۔ وہاں بائبل کو بطور خُدا کا لاخطا کلام قبول کیا جاتا ہے۔

2۔ تاہم، کچھ مذہبی گروہوں میں آدم اور حوّا کی کہانی کے بارے میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ آدم اور حوّا کو حقیقی شخصیات تصور نہیں کرتے۔

a۔ وہ اس کہانی کو ایک تاریخی بیانیہ میں قبول کرنے کی بجائے اِسے بطور ایک تمثیل خیال کرتے ہیں، وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ باقی تمثیلوں کی طرح رُوحانی سچائی کو سکھانے کے لیے بیان کی گئی۔

b۔ اِس تناظر میں یہ کہانی محض ایک ''سکھانے کا نمونہ'' ہے۔

3۔ تاہم آدم کے ایک تاریخی شخصیت ہونے کے انکار سے بہت سی خطرناک الٰہیاتی ردّ پذیریاں جنم لیتی ہیں۔

a۔ اگر پہلا آدم حقیقی نہیں تھا تو پھر ہمیں کیوں دُوسرے آدم کی ضرورت پیش آئی۔ اِس خیال کے یقیناً مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوں گے۔

1) بہت جلد یسوع کے تاریخی ہونے پر سوال اُٹھایا جائے گا۔

2) پھر یسوع کے معجزات پر سوال اُٹھائے جائیں گے۔

3) آخرکار یسوع کی الوہیت پر سوال اُٹھائے جائیں گے۔

b۔ وہ لوگ جو اِسے بطور ''سکھانے کا نمونہ'' پیش کرتے ہیں۔ وہ گناہ اور تخلیق کے درمیان فرق کو نہیں دیکھتے۔ گناہ اور تخلیق ایک دُوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔

1) اِس طرح، گناہ انسان اور تخلیق کا ایک جبلّی حصہ ہے۔ یہ انسان کے ساتھ بطور فطری شعور تعلق رکھتا ہے۔

2) اگر یہ سچ ہے، پھر یسوع کو حقیقی انسان کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

3) مزید برآں یہ انسان کے گناہ کے بارے میں شعور کو کمزور کر دیتا ہے۔

4) احساس جرم کے فقدان کے نتائج توبہ کی ضرورت کے فقدان کو جنم دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ اقرار نہ کرنا ہوتا ہے، اور اس کا نتیجہ گناہوں کی معافی کا فقدان پیدا کرتا ہے۔

5) اِن تمام باتوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک تاریخی یسوع کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی اور نہ ہی اُس کی دی جانے والی مخلصی کی۔

بحث کا نکتہ

کیا آپ غور کر سکتے ہیں کہ کیسے ایک حقیقی تاریخی آدم کا انکار حقیقی تاریخی نجات دہندہ کے کام کی بیخ کنی کرتا ہے؟ مزید سوالات اور آراء کے لیے بحث کریں۔

کلاس:3

C. پہلے اور پچھلے آدم کی ہمہ گیریت

1۔ علاوہ ازیں آدم کا بطور ایک حقیقی تاریخی شخصیت جائزہ لیتے ہوئے، وہ ضرور بطور عالمگیر نسل انسانی کو ظاہر کرتا ہے۔

a۔ عبرانی میں آدم کے لیے استعمال ہونے والے لفظ کا مطلب ''انسان'' ہے۔

b۔ آدم کے ساتھ کیا جانے والا عہد انسان کے ساتھ کیا جانے والا عہد تھا۔ جب یہ ٹوٹا تو یہ انسان کے وسیلہ سے ہی ٹوٹا۔

1) جب ہم اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ خُدا نے انسان کے ساتھ عہد باندھا اور انسان نے اُس عہد کو توڑ دیا تو پھر ہم عالمگیر کفارہ کی ضرورت کے بارے میں جانتے ہیں۔

2) یسوع بطور پچھلا آدم تمام انسانوں کے لیے مرا۔ اُس نے یہودیوں اور غیر اقوام کے لیے بھی جان دی۔ (غور کریں پولس یسوع کو پچھلا موسیٰ نہیں کہتا)

3) یسوع نے تمام انسانوں کے لیے جان دی کیونکہ تمام انسان عہد کو توڑنے کے جرم دار ہوئے۔ اُس نے تمام انسانوں کے لیے جان دی کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہوئے۔ (رومیوں 23:3)

2۔ جیسے لوقا بڑی احتیاط کے ساتھ یسوع کے نسب نامہ کو آدم کے ساتھ جوڑتا ہے۔ (لوقا 38:3) پولس بھی بڑی احتیاط کے ساتھ آدم اور اُس کے گناہ کی عالمگیریت کو سمجھتا ہے جیسے یہ مخلصی کے منصوبہ سے تعلق رکھتی ہے۔

a۔ افسیوں کا باب (2) پولس کے مخلصی کے علم الٰہی کو بیان کرتا ہے۔

b۔ افسیوں 2:1-3،11،12 کا مطالعہ کریں۔

1) پولس غیر اقوام کی مخلصی کی ضرورت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (آیت 11،12)

2) وہ یہودیوں کی مخلصی کی ضرورت کی طرف بھی بڑی احتیاط سے اشارہ کرتا ہے۔ (آیت 3)

a) پولس سکھاتا ہے کہ کہ ''عمومی ضرورت'' کے لیے ''عمومی حل'' کی ضرورت ہوتی ہے۔

b) وہ واضح کرتا ہے کہ کیسے آدم نے ایک عالمگیر ضرورت کو جنم دیا، اور کیسے پچھلے آدم نے ایک عالمگیر حل کو پیش کیا۔ انسان کی گراوٹ (گناہ آلودہ فطرت) عالمگیر مخلصی کا تقاضا کرتی ہے۔

3۔ یہودیوں کے مطابق، جب آدم نے گناہ کیا تو سب آدم میں گناہ گار ہو گئے۔ اور یہاں سے ہی انسان میں گناہ آلودہ فطرت کا آغاز ہوا۔

a۔ جیسے زبور نویس کہتا ہے، ''مَیں گناہ میں پیدا ہوا''۔ (زبور 5:51)

b۔ جیسے پولس کہتا ہے، ہمارے اندر گناہ آلودہ فطرت ہے۔

c۔ وہ رومیوں 5:12،16 میں گناہ آلودہ فطرت کے بارے میں مزید بیان کرتا ہے۔

بحث کا نکتہ

آدم کی عالمگیر گناہ آلودہ فطرت اور مسیح کی نجات بخش عالمگیر فطرت کے بارے میں مزید سوالات اور آراء کے متعلق بحث کریں۔

D. مسیح بطور حقیقی انسان

1۔ کیا عالمگیر گناہ اور موت انسان کے لیے خُدا کے حقیقی منصوبے کا حصہ تھے؟ (رومیوں 1:18-25 کا مطالعہ کریں)

a۔ یہ بات یقینی ہے کہ رومیوں 1:18-25 پیدایش 1-3 کے مشمولات کا اثر ہے۔

1) انسان اصل میں خُدا کی خدمت کرنے کے لیے بنایا گیا۔

2) مخلوقات کی خدمت کے بعد انسان اُس درجہ سے نیچے آ گیا جس کے لیے وہ بنایا گیا تھا۔

b۔ رومیوں 23:1 کا جائزہ لیں۔

1) اصطلاح ''عوضی'' کے کیا معنی ہیں؟

2) ''بگڑے ہوئے'' اور ''لاخطا'' کے درمیان فرق کا کیا مطلب ہے؟

c۔ یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ آدم اصل میں امکانی طور پر غیر فانی تھا۔

1) یقیناً، حیات کا درخت باغ عدن میں موجود تھا اور یہ دُوسرے درختوں کی طرح آدم کے لیے میسر تھا۔(پیدایش 16,9:2)

2) اگر آدم میں حیات ابدی لافانی نہیں تھی تو پھر اُس کی سزا بھی حقیقی نہیں ہوسکتی تھی۔ مگر خُدا نے موت کے امکان کو بطور حقیقی سزا استعمال کیا۔(پیدایش 17:2)

2۔ پہلا آدم وہ کچھ بھی کر سکتا تھا جس کے لیے وہ نہیں بنایا گیا تھا۔ مخلصی کی ماہیت یہ ہے کہ پچھلا آدم اُس فیصلہ کن نقطے پر فاتح ہوا جس پر پہلا آدم ناکام ہو گیا۔

a۔ یسوع مسیح کامل درمیانی ہے، اور وہ نسل انسانی کے لیے ''پہلا پھل'' بنا۔(1- کرنتھیوں 20:15 کا مطالعہ کریں)(زراعت کی اصطلاح میں ''پہلے پھل'' سے مراد نئے لگائے ہوئے بیجوں کی نومولود کونپلیں ہیں۔ یہ ایک خوش کُن وعدہ ہوتی ہیں کہ اُن کے بعد اور زیادہ بڑھوتری اور پھل پیدا ہوگا)

b۔ مندرجہ ذیل بیان پر غور کریں، یہ آدم کی بشریت نہیں تھی، جو طبعی تھی بلکہ یہ مسیح کی بشریت تھی۔

1) خُدا کے ابدی تناظر میں مسیح کی بشریت آدم کی بشریت سے مقدم ہے۔ یہ اِس خیال سے مقدم ہے کہ خُدا کا انسان کی نجات کے لیے مقصد آدم کی بغاوت سے مقدم تھا۔

a) آدم جو بظاہر پہلا تھا وہ دُوسرے کی حقیقت تھا۔

b) مسیح جو بظاہر پچھلا تھا وہ پہلے کی حقیقت تھا۔

2) بہت سے عالم خیال کرتے ہیں کہ آدم کا ترجمہ ''انسان'' ہونا چاہیے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ ایک ''غیر فطری انسان'' بن گیا۔

3) یوحنا 5:19 میں پیلاطس کہتا ہے، ''دیکھو یہ آدمی'' یسوع مسیح قطعی طور پر ایک ''فطری انسان'' تھا۔ پہلا آدم ناکام ہو گیا اور مسیح جو پچھلا آدم ہے اُس نے خُدا کی تمام مرضی کو پورا کیا۔(یسعیاہ 12,11:53)

3۔ یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ آدم (انسان) کی زندگی کی اصلی حالت اور مقصد یسوع کی زندگی میں پورا ہو چکا ہے۔

a۔ یہ ادراک اِس بات کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے کہ یسوع نے صلیب پر بہت بڑی قیمت ادا کی۔

1) بطور پچھلا آدم مسیح لافانی تھا۔ یہ گناہ ہے جو موت کی طرف لے کر جاتا ہے(رومیوں 23:6) اور مسیح کی زندگی میں کوئی گناہ نہیں تھا۔(عبرانیوں 15:4) وہ مر نہیں سکتا تھا۔

2) اُس نے اپنی مرضی سے جان دی۔

3) ہم اِس رضا کارانہ موت کے مقاصد کو محسوس کر سکتے ہیں۔

a) خُدا کی مخلوق کے لیے اُس کی گہری محبت کا مقصد

b) یسوع مسیح کا بطور ہمارا عوضی اور کفارہ کا مقصد

b۔ یہ فہم خُدا کی نجات کے منصوبے کی اختراعی صلاحیت اور اُس کی فرماں روائی کو سمجھنے میں بھی ہماری مدد کرتا ہے۔

مصنف کی رائے

یسوع نے حقیقی آدم کی طرح بشریت کے تمام تقاضوں کو پورا کیا بلکہ اُن سے بھی زیادہ۔ اُس نے الوہیت کے بھی تمام تقاضوں کو پورا کیا۔ وہ کامل خُدا اور کامل انسان تھا اُس میں دوہری فطرت تھی۔ چرچ میں اِس بھید کو مانا جاتا ہے لیکن بہت سے دُوسرے مذاہب اور مسالک اِس پر تنقید کرتے ہیں۔ کوئی دُوسرا مذہب اِس طرح کا دعویٰ نہیں کرتا۔

1) یسوع مسیح جو بطور پچھلا آدم پیدا ہوا، وہ گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ پیدا نہ ہوا۔ وہ دُوسرے انسانوں کی طرح پیدا نہ ہوا۔

a) پس اُس نے محض انسان کی فطرت کو نابود کرنے کے اُسے مکمل کیا۔

b) اِس طرح، رومیوں 3:8 میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ گناہ آلودہ جسم کی صورت میں بھیجا گیا۔

c) وہ ''صورت'' (یونانی ''omoi'') میں بھیجا گیا نہ کہ ''مطابقت'' (یونانی ''omo'') میں۔ یونانی میں محض ایک زائد حرف کا فرق ہے۔

2) اُس کی اہمیت یہ ہے کہ مخلصی کی فرماں روائی اور اختراعی صلاحیت محض انسان کو نابود نہیں کرتی جو وہ ہو گیا۔ بلکہ بجائے یہ اُسے پورا کرتی ہے جو انسان کو ہونا چاہیے۔

3) ہم اِس رضا کارانہ موت کے مقاصد کو محسوس کر سکتے ہیں۔

a) مخلصی اُس کو سنوارتی ہے جو انسان نے کھو دیا۔

b) مخلصی اضافہ سے زیادہ ہے بلکہ بہ نسبت یہ تفریق ہے۔ یہ اُن چیزوں کو بغیر کم کئے شامل کرتی ہے جنہیں پہلی جگہ پر ہونا چاہیے (جب تک خُداوند واپس نہیں آتا اور زمین اور آسمان کو دوبارہ تخلیق نہیں کرتا) جو دُوسری جگہ پر آ گئی ہیں۔

(1) پس چھڑایا گیا انسان بگڑی ہوئی دُنیا میں رہ سکتا ہے۔

(2) ہم نجات کا تجربہ اپنی زندگیوں میں کر سکتے ہیں، جبکہ ابھی تک ہم اپنے ماضی کے اعمال کے ماحصل کا سامنا کرتے ہیں۔

(3) پولس دونوں فطرتوں کی حقیقت کے بارے میں بات کرتا ہے۔ (گلتیوں 17:5; رومیوں 7:14-20)

کلاس: 4

E. مسیح گناہ آلودہ فطرت سے مبرا مگر اُس کی آزمائش حقیقی

1۔ یسوع گناہ آلودہ جسم کا مطابقتی نہ تھا کیونکہ وہ انسان سے پیدا نہ ہوا بلکہ رُوح القدس سے پیدا ہوا۔

2۔ وہ آدم کی طرح تھا جو گناہ آلودہ فطرت کے بغیر پیدا ہوا۔

3۔ یہ دو آدم ہی صرف ایسے انسان تھے جنہیں کامل زندگی (آدم کی گناہ سے پہلے زندگی) نصیب ہوئی۔

a۔ جہاں آدم شکست کھا گیا، مگر یسوع کامیاب ہوا۔

b۔ یہ اس بات کو بیان کرنے کا ایک طریقہ ہے کہ اصل میں مخلصی کے کام کو حقیقت کے روپ میں دھارنے کے لیے کیا کرنا پڑا۔

4۔ تاہم یسوع آدم کی طرح آزمایا گیا۔

a۔ یہ آزمائشیں حقیقی تھیں۔ یسوع محض ''اُن میں سے گزرا'' نہیں، اُس نے اُن سے جنگ کی۔

1) عبرانیوں 8,7:5 کے مطابق یسوع نے دُکھ اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔ اُس نے کیسے دُکھ اُٹھایا؟ اُس نے بدن کی آزمائشوں کے وسیلہ سے دُکھ اُٹھایا۔ (آیت 7)

2) مخلصی کی قیمت ہے۔ یہ قیمت محض صلیب پر ادا نہیں کی گئی بلکہ بطور صلیب کی تیاری اُس نے اپنی پوری زندگی اُن کی قیمت ادا کی۔

3) اُس نے دُکھ اُٹھانے کے وسیلہ سے فرمانبرداری کو سیکھا۔

4) اُس کی بشریت کے دنوں میں (اُس کی آزمائش کے دنوں میں) اُس نے بلند آواز سے چلاتے اور آنسو بہاتے ہوئے درخواستیں کیں۔

a) فطرت کو سنوارتے ہوئے اور اُسے مکمل نابود نہ کرتے ہوئے اُس کے غیر فطری نتائج کی وجہ سے یسوع کو دُکھ اُٹھانا پڑا۔ جیسے ہی خُدا کی مخلصی ہمارے اندر کام کرتی ہے ہم میں بھی یہ بالکل ایسے ہی ہوتا ہے۔

بحث کا نکتہ

اِس نکتہ کا جائزہ لیں جیسے یہ مندرجہ ذیل مخلصی کی بحث سے متعلق ہے اور بطور اضافہ اور بطور تفریق کی ضد ہے۔ اب اِس بات کا جائزہ لیں اِن سب کا اطلاق ہم پر کیسے ہوتا ہے۔ اِس کے مقاصد کیا ہیں؟

b) اِس سوال کا جواب دینے کے لیے 2- تیمتھیس 12:3 پر غور کریں۔ ہمیں ضرور اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری مخلصی میں ہم ایک اجنبی نسل بنائے گئے ہیں۔ (یہ دُنیا ہمارا گھر نہیں ہے) ہم نئی مخلوق ہیں (جو ابھی تک پرانی انسانیت سے جنگ کر رہی ہے جو ہمارے اندر ہے) نئی پیدائش کا تجربہ رکھتے ہوئے بھی ہم اِس دُنیا میں پرانی انسانیت میں زندگی گزارتے ہیں۔ یہ فطری غیر فطری کے خلاف ہے، اصل بناوٹی کے خلاف ہے۔ یسوع کے ساتھ ہونے کے نتائج دُکھ ہوتے ہیں۔ (یوحنا 20:15)

c) پس اِس یقینی خیال میں (گلتیوں 20:2 اِس پر صادق آتا ہے) مخلصی کے دُکھ مسلسل جاری رہتے ہیں۔ اور فطری کی غیر فطری سے ساتھ جنگ مسلسل جاری ہے۔ (کلسیوں 24:1؛ گلتیوں 17:6)

b۔ یسوع مسیح کی آزمائشیں حقیقی تھیں اور بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ وہ ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد بن سکتا ہے۔ (عبرانیوں 15:4)

c۔ آزمائشوں کو تین درجات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (1- یوحنا 16:2)

1) جسم کی خواہش

2) آنکھوں کی خواہش

3) زندگی کی شیخی

a) حوا باغ عدن میں اِن تمام آزمائشوں سے گزری۔(پیدایش 6:3)

(1) جسم کی خواہش: ''وہ درخت کھانے کے لیے اچھا''

(2) آنکھوں کی خواہش: ''اور آنکھوں کو خوش نما معلوم ہوتا ہے''

(3) زندگی کی شیخی: ''عقل بخشنے کے لیے خوب ہے''

b) یسوع بیابان کی آزمائش میں اِن تینوں آزمائشوں سے گزرا۔(متی 1:4-11)

(1) جسم کی خواہش: ''فرما کہ یہ پتھر روٹیاں بن جائیں''

(2) آنکھوں کی خواہش: ''اور دُنیا کی سب سلطنتیں اور اُن کی شان و شوکت اُسے دکھائی''

(3) زندگی کی شیخی: ''اپنے تیئں نیچے گرا دے''

مصنف کی رائے

ہمیں اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ (لوقا 1:4-13) متی میں بیان کی گئی آزمائشوں کی ترتیب کو تبدیل کرتا ہے۔ یہ تبدیلی یسوع کی آزمائشوں کو پیدایش 6:3 اور 1-یوحنا 16:2 میں بیان کی گئی آزمائشوں کے مطابق کر دیتی ہے۔

ہمیں اِس سے حیران نہیں ہونا چاہیے۔ لوقا کی انجیل، متی کی انجیل سے مختلف ہے، لوقا یسوع کے نسب نامہ کو آدم جبکہ متی ابرہام تک لے کر جاتا ہے۔

یاد رکھیں لوقا کی انجیل ''عالمگیر انجیل'' ہے۔ اِس کا تعمقِ نظر تمام نسل انسانی تک پہنچتا ہے۔ یہ عالمگیر مخلصی پر زور دیتی ہے۔ یہ نسل انسانی کی مخلصی کے سلسلہ میں پچھلے آدم پر زور دیتی ہے، کہ اُس نے پہلے آدم کی طرح آزمائشوں کا تجربہ کیا۔ یقیناً، یہ مخلصی کا سب سے اہم حصہ ہے۔

d۔ جب تک یسوع اپنی زندگی میں حتمی آزمائش پر غالب نہ آیا (لوقا 22:44 میں بیان کی گئی کشمکش پر غور کریں) اُس کی بے گناہی محض اُس بے گناہی سے متعلق تھی جو آدم گراوٹ سے پہلے رکھتا تھا۔

e۔ اچھی خبر یہ ہے اور یہ ہمیشہ رہے گی کہ یسوع مسیح اُن تمام آزمائشوں پر غالب آیا۔

1) مسیح کی ناآزمودہ معصومیت قطعی بے گناہی سے ثابت ہوئی۔

2) مسیح نے اسے اپنی قابلیت سے پورا کیا۔ آزمائشوں پر اُس کی فتح دُکھوں کے ذریعے ہوئی اور اِس کا نتیجہ کامل فرمانبرداری ہوا۔

بحث کا نکتہ

ہمیں ضرور اپنے علم الٰہی کی مشق کرنی چاہیے۔ بطور چرچ لیڈر کونسی آزمائش کا آپ کو اکثر سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیا آپ اِس بات کو جان کر قوت محسوس کرتے ہیں کہ یسوع ایسی ہی آزمائش پر غالب آیا؟ کیا آپ اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ مسیح کے ساتھ ہم بھی فتح کا تجربہ کر سکتے ہیں؟ اِن مسائل پر فتح حاصل کرنے کے لیے ایک دُوسرے کے لیے دُعا کرنے کے لیے وقت نکالیں۔

F. مخلصی کا طریقہ: جی اُٹھے مسیح کا گرے ہوئے آدم سے موازنہ

1۔ فرمانبرداری کا نافرمانی سے موازنہ

a۔ رومیوں 19:5 کا مطالعہ کریں۔

1) پہلا آدم گر گیا۔ وہ نافرمان تھا۔

2) پچھلا آدم کامیاب ہوا، وہ فرمانبردار تھا۔

b۔ یاد رکھیں، یہ فرمانبرداری سیکھی گئی، اور آزمائشوں سے اِسے ثابت کیا گیا۔

1) اُس کی الٰہی فطرت نے اُن تمام حقیقتوں کے لیے اُس کی انسانیت کو عذر پیش نہ کیا جس کا سامنا انسان کرتے ہیں۔

2) یہ ایک اخلاقی عمل تھا کہ وہ اپنی انسانی فطرت میں پروان چڑھا۔

c۔ عبرانیوں 8:5 کا جائزہ لیں۔

1) مخلصی مسیح کی انسانی ذات سے تعلق رکھتی ہے۔

2) فرمانبرداری کو دُکھوں کے ذریعے سیکھنے کے سیاق وسباق میں عبرانیوں کا مصنف لکھتا ہے، ''اور باوجود بیٹا ہونے کے اُس نے دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔ اور کامل بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لیے ابدی نجات کا باعث ہوا۔''

2۔ عاجزی کا غرور سے مقابلہ

a۔ پیدایش 5:3 اور فلپیوں 6:2 کا مطالعہ کریں۔

1) پہلا آدم گر گیا۔ اُس نے خُدا کی مانند ہونا چاہا۔ آدم انسان تھا جس نے اپنے آپ کو خُدا کی مانند بنانا چاہا۔

2) پچھلا آدم کامیاب ہوا، اُس نے اپنے آپ کو خُدا کے برابر نہ سمجھا اور نہ اُسے قبضہ میں رکھنے کی چیز سمجھا۔

3) یسوع خُدا ہے اور خُدا نے اپنے آپ کو انسان کے برابر کر لیا۔ اِسی طرح، خُدا نے اپنی محبت اور قدر انسان کے لیے ظاہر کی اور انسان کی مخلصی کے لیے اپنے آپ کو مسیح میں بدل دیا۔

b۔ مخلصی اُس وقت آئی جب مسیح نے انسان کے غرور کو خُدا کی عاجزی میں بدل دیا، غرور انسان کی گراوٹ کا سبب بنتا ہے اور عاجزی اُسے سرفراز کرتی ہے۔

بحث کا نکتہ

اگر ہماری مخلصی عاجزی اور فرمانبرداری سے آئی تو پھر ہم اپنی زندگیوں میں غرور اور نافرمانی کو کیوں جگہ دیتے ہیں؟ اِس مسئلہ پر بحث کریں اور اس کے حل نکالیں۔

G. مخلصی کے نتائج: دوبارہ حاصل کرنا، غالب آنا، بڑھنا

1۔ اُسے دوبارہ حاصل کرنا جو کھو گیا تھا۔

a۔ دوبارہ حاصل کرنا خُدا کے ساتھ رشتہ ہے۔

1) انسان کی سب سے عظیم بلاہٹ خُدا کو جاننا ہے۔ انسان خُدا کے ساتھ اپنے رشتے کے ذریعے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکتا ہے۔

2) تاہم، جب آدم نے گناہ کیا، تو اُس نے خُدا اور انسان کے درمیان دیوار بنا دی۔

a) پہلے آدم نے دیوار بنائی۔ پچھلے آدم نے اُسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے توڑ دیا۔

b) یسوع نے خُدا کو انسان پر ظاہر کیا۔ اُس نے اُس دیوار کو توڑ دیا جو آدم نے بنائی تھی۔ اب وہ اُس درمیانی کی مانند کھڑا ہے جس کے ذریعے انسان خُدا کے ساتھ رفاقت کر سکتا ہے۔

c) نجات کے تصور میں انسان کے لیے خُدا کے عظیم مقصد میں مسیح کامل درمیانی بنا۔

b۔ انسان کی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنا۔

1) انسان کی سب سے عظیم شناخت یہ ہے کہ وہ خُدا کی شبیہ پر بنایا گیا۔ اس میں وہ عظمت اور جلال بھی شامل تھا جو انسان رکھتا تھا۔

(2- کرنتھیوں 18:3؛ رومیوں 2:5)

2) آدم نے اپنی عظمت اور جلال کھو دیا۔ وہ ضبط ہو گئے۔

3) رومیوں 23:3 کا مطالعہ کریں۔

a) یہاں ''محروم'' کے لیے یونانی لفظ ''usterontai'' استعمال ہوا ہے۔ اِس لفظ کا ترجمہ ''پہنچنے میں ناکام'' یا ''ضبطی'' بھی ہوسکتا ہے۔

b) وہ عظمت اور جلال جو انسان رکھتا تھا گراوٹ کی وجہ سے ضبط ہو گیا۔

c) مسیح نے اُسے حاصل کیا اور ''ہم اُسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔'' (2- کرنتھیوں 18:3)

2۔ اُس پر غالب آنا جو جیت چکا تھا۔

a۔ کیونکہ پہلے آدم نے باغ عدن میں شیطان کے ہاتھوں اپنے جلال کو ''کھو'' دیا، پچھلے آدم نے صلیب پر شیطان، موت اور گناہ کو ہرایا، اِس طرح انسان کو باپ کی خوشی اور ابدی جلال کی جگہ پر بحال کیا۔

b۔ پچھلا آدم بطور دوبارہ حاصل کرنے اور غالب آنے والے کے آیا،

1) صلیب کے اُوپر یسوع نے شیطان، موت اور قبر کو شکست دی۔ اُس نے انسان کی جگہ کو بحال کیا، ''اور ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست اور ہر ایک نام سے بہت بلند کیا۔'' (افسیوں 21:1)

2) انسان اِس بگاڑ کی فتح میں اِس طور پر شامل ہے کہ وہ ''مسیح کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا گیا۔'' (افسیوں 6:2)

c۔ جب یسوع نے صلیب پر شیطان پر فتح کا شادیانہ بجایا، اُس نے موت کو شکست دی۔

1) موت انسان کے لیے بنائے گئے منصوبے کا حصہ نہ تھی۔ (پیدائش 17:2)

2) پچھلے آدم نے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے موت کو شکست دی۔ (رومیوں 9:6)

3) پچھلے آدم کی موت کے وسیلہ سے یہ ایک ہی بار سب کے لیے ختم ہو گئی۔ (1- کرنتھیوں 26:15) ہم موت سے بچائے جا چکے ہیں۔ (عبرانیوں 15,14:2)

3۔ تکمیل کی حالت میں پہلے آدم کا بڑھنا۔ پچھلا آدم انسان کے لیے خُدا کے مقاصد کی تکمیل کرنے سے پہلے آدم کو بڑھاتا ہے۔

بحث کا نکتہ

مندرجہ ذیل خاکہ کا مطالعہ کرتے ہوئے پہلے اور پچھلے آدم کے بارے میں بحث کریں۔

پہلے آدم میں	پچھلے آدم میں	حوالہ جات
بہت سے گناہ گار ہو گئے	بہت سے راستباز ہوں گے	رومیوں 19:5؛
ہمیں موت کا حکم ہوا	ہم ابدی زندگی حاصل کرتے ہیں	رومیوں 21,12:5؛ 1- کرنتھیوں 26:15
ہم اُس کی بگڑی ہوئی فطرت کے شریک ہو گئے	ہم نئی مخلوق ہیں	پیدائش 3:5؛ 2- کرنتھیوں 17:5
ہم ایک مستقل بے چینی اور کشمکش کا شکار ہو گئے	ہم اُس میں آزاد ہوئے اور ابدی آرام میں داخل ہوئے	عبرانیوں 1:4-3؛ گلتیوں 1:5
ہم عدالت کے سزاوار ٹھہرے	ہمیں تصدیق اور زندگی دی گئی	رومیوں 18:6

کلاس:5

H. مسیح کی آدم پر فوقیت

1۔ یہ سچ ہے کہ نجات حاصل کرنے والا انسان دوہری فطرت رکھتا ہے۔ یہ دونوں فطرتیں ایک دُوسرے کے خلاف ہیں۔ تاہم یہ غور کرنا بہت ضروری ہے کہ پولس اُن کو برابر تسلیم نہیں کرتا۔

a۔ پچھلے آدم کے کام کی تکمیل کے نتائج پہلے آدم کے کاموں کے نتائج سے مُقدّم ہیں۔

b۔ فضل کی قدرت گناہ کی قدرت سے برتر ہے۔(رومیوں 20:5)

c۔ پچھلے آدم کا پہلے آدم کے ساتھ تعلق لازم و ملزوم ہے۔ پچھلا آدم ''مُقدّم'' ہے۔(رومیوں 20,17,15,10,9:5)

1) رومیوں 12:5-21 میں پولس مسیح کی لفظی تصویر ''ایک'' پیش کرتا ہے، جو دُوسرے ''ایک'' (آدم) سے بلند ہے۔

2) حقیقت یہ ہے کہ صرف ایک ہی طریقہ ہے جس سے دو آدم نسبت رکھتے ہیں وہ پچھلا ہے جو پہلے سے مکمل طور پر مُقدّم ہے۔

3) پولس آدم پر توجہ مرکوز نہیں کرتا کہ وہ دیکھے کہ آدم کیسے مسیح سے تعلق رکھتا ہے، بلکہ وہ مسیح پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ آدم سے کیسے تعلق رکھتا ہے۔

2۔ خُدا انسان کو تلاش کرتا ہے۔ انسان خُدا کو تلاش نہیں کرتا۔(یوحنا 16:15؛ لوقا 1:15-7؛ رومیوں 7,6:10)

a۔ خُدا کا فضل انسان کے گناہ پر غالب آتا ہے۔

b۔ ہر طرح سے، ہم پہلے آدم کی بجائے پچھلے آدم میں سب کچھ رکھتے ہیں۔

بحث کا نکتہ

مندرجہ ذیل خاکہ کی مدد سے واضح کریں اور بحث کریں کہ بطور ایماندار پہلے آدم کی بجائے مسیح میں ہمیں سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔

پہلا آدم	پچھلا آدم	حوالہ جات
خُدا کی صورت اور شبیہ پر بنایا گیا	خُدا کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش	پیدائش 26:1؛ عبرانیوں 3:1
خُدا سے زندگی حاصل کی جس نے اُس نے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا	زندگی بخشنے والی رُوح بنا	پیدائش 7:2؛ 1- کرنتھیوں 45:15
زمین سے لیا گیا/ خاکی	آسمان سے لیا گیا/ آسمانی	1- کرنتھیوں 47:15

I. نجات حاصل کرنے والوں کا سر

1۔ مسیح ''نئے انسان'' کا سر ہے، جبکہ آدم پرانے انسان کا سر ہے۔

a۔ اِس بات کو سمجھنے کے لیے ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ آدم کی بشریت نئی انسانیت نہیں ہے۔('' نئی '' جو پہلے نہ ہو)

b۔ مسیح نیا آدم نہیں ہے، وہ پچھلا آدم ہے۔ اِس وجہ سے وہ حقیقی آدم ہے۔

1) اگرچہ ہم گری ہوئی بشریت اور نجات حاصل کرنے والی بشریت کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔(گری ہوئی بشریت کو واپس اُس کی اصل جگہ پر لانا)

2) مسیح نئی نسل کا قائم مقام نہیں ہے جیسے وہ کامل انسانیت کا قائم مقام ہے۔ وہ حقیقی آدم کی طرح ہے، لیکن اپنی فتح کی وجہ سے اُس سے بھی زیادہ۔ یہ مخلصی ہے۔

2۔ ''مذہبِ انسانیت'' انسانیت کے بارے میں تذبذب کا شکار ہے۔

a۔ مذہبِ انسانیت صرف پہلے آدم کو دیکھتا ہے۔ وہ انسانیت کی خواہش کرتا ہے اور وہ یقین کرتا ہے کہ مخلصی کی ضرورت کے در کنار صرف یہ ہی کافی ہے۔ اصل میں وہ اُس چیز سے محبت کرتا ہے جو ٹوٹی ہوئی، خراب اور گراوٹ کا شکار ہے۔

1) پہلا آدم اُن کا خُدا ہے۔

2) پس وہ پہلے آدم کے ساتھ مرتے ہیں۔(رومیوں 23:6)

b۔ مسیحی پچھلے آدم کو دیکھتے ہیں۔ وہ حقیقی انسانیت کی خواہش کرتے ہیں جو مسیح کے زندگی میں آنے کی وجہ سے نئی بن جاتی ہے۔

1) پچھلا آدم اُن کا خُدا ہے۔

2) وہ مسیح کے ساتھ جی اُٹھتے ہیں۔

J. کورس کا ماحصل

1۔ اپنی جسمانی پیدایش کے موقع پر ہم پہلے آدم کا تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ نجات حاصل کرنا نئے سرے سے پیدا ہونا ہے۔ یہ پچھلے آدم کا تجربہ ہے۔ کیونکہ ہم دوہری پیدایش رکھتے ہیں، اِس لیے ہم دوہری فطرت رکھتے ہیں۔ یہ دونوں فطرتیں ایک دُوسرے کے خلاف مسلسل جنگ لڑ رہی ہیں۔ لیکن ہم پچھلے آدم کی پہلے آدم پر فوقیت اور اپنی نئی انسانیت کی پرانی انسانیت پر فوقیت میں خوشی منا سکتے ہیں۔

2۔ آدم ناکام ہو گیا، مسیح کامیاب ہوا۔ جتنا زیادہ ہم نئی انسانیت (مسیح) کو اپنی زندگیوں میں حکومت کرنے کی اجازت دیں گے اتنا ہی زیادہ ہم کامیاب ہوں گے۔ ہلّلو یاہ

پرنسپل کے بارے میں

آپ 28 دسمبر 1984 کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بطور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردو، تاریخ) بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ حال ہی میں آپ نے یونیورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم۔فل (اُردو) کا آغاز بھی کر دیا ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی مسیحی تعلیم کے سفر کو بھی جاری رکھا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردو بائبل کورسز مکمل کیے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سمیزی (پریسبیٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سمیزی گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔ اِس کے علاوہ آپ نے آن لائن بچوں کی تربیت کی چارسالہ ڈگری (SSCM) امریکہ سے مکمل کی۔ مئی 2020 میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

آپ کلائمب انسٹیٹیوٹ پاکستان کے پریزیڈنٹ بھی ہیں۔ آپ ونگ سولز بائبل کالج کے اکیڈمک ڈین کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں پر پورے پاکستان سے طالبعلم خط وکتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ متعدد انگریزی کتابوں کا اُردو میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں، جن میں قابل ذکر "عورت کو الزام مت دو" "رُوح القدس میں دُعا" "ہمارا حیرت انگیز خُدا" "پاکدامن عورت" "استحکام" "اکیسویں صدی میں بچوں کی خدمت کی دوبارہ سے وضاحت" "قوت سے بھریں" "آئیوی کی مہم جوئی اور خُدا" "بچوں کو دُعا کرنے دیں" "ایک سے چالیس تک اعداد کے بائبلی معانی" اِس کے علاوہ کچھ کتابیں تکمیل کے مرحلہ میں ہیں جن میں بالخصوص "بائبل میں بیان کئے گئے دیوی دیوتا" بھی شامل ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے جسمانی تربیت کا سرٹیفکیٹ (PACES) بھی مکمل کیا۔ اِس کے علاوہ آپ نے نسٹ (NUST) یونیورسٹی سے ملحق الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ کالج اسلام آباد سے ٹینک الضرار (Al-Zarar) کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

2005 میں آرمی کی سروس کے دوران آپ کی زندگی میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ 2009 میں آپ کی مخصوصیت بطور منسٹر پاسٹرنگ سلے (انگلینڈ) نے کی۔ اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کیا۔

16 اکتوبر 2009 میں آپ کی شادی آپ کی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ آپ کی بیوی پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں۔ خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینیفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

2012 میں آپ نے ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ 2015 میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔ اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، تعلیم بالغاں برائے خواتین، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی اور پارلر کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل بھی ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم وتربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی قوم کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مریم صدیقہ ٹاؤن، چند اقلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983